ہے ۔ یہ مسلمان آبادی کی ایک پٹی ہے جو آزاد سلطنت تھی ، مگر انگریزوں نے سیامیوں سے ساز باز کرکے اُسے مفتائی لینڈ کے ماتحت کردیا ۔ اس علاقے تے آزادی کے لیے بڑی جد وجہد کی مگر آج تک پنجۂ جبر سے رہائی نہ ملی بلکہ زنجیریں کستی ہی چلی گئیں۔

یہ علاقہ ۹ ہزار مربع کلومیٹر کا رقبہ رکھتا ہے ۔ ربڑ ، ٹین ، تیل ، عمارتی لکڑی ، مچھلی اور سونے کی برآمدی پیداوار یں حاصل ہوتی ہیں ۔ مفتائی لینڈ کی آمدنی کا ۴۳ فیصد حصہ اسی علاقے سے حاصل ہوتا ہے ۔

حکومت نے اس علاقے میں دہشت گردوں کا ایک ہوّا کھڑا کر رکھا ہے اور تدارک کے لیے فوری آدمی یہاں مامور ہے اور تمام دیہی علاقوں میں گشت کرتی ہے ۔ فوج کو خصوصی اختیارات حاصل ہیں لہٰذا وہ دہشت گردی کے الزام یا خطرے پر جو چاہے ظلم کرتی ہے ۔ بلکہ اسی آڑ میں لوٹ مار کرتی ہے ۔

ایک خاص اسکیم کے تحت شمالی علاقوں سے بودھوں کو لاکر اس علاقے میں بسایا جا رہا ہے تاکہ مسلم اکثریت کا زور توڑا جائے ۔

اس علاقے کے صوبہ ناراتھی وٹ میں بدھ کا ایک بھاری مجسمہ ۱½ ملین ڈالر (امریکی) کے صرف سے نصب کیا گیا ہے ۔

ستم ظریفی یہ کہ جنوب میں ملایا والوں نے اپنی سرحد بند کر رکھی ہے تاکہ شمال سے ستم رسیدہ مسلمان ادھر نہ جا سکیں۔

بھارت میں مسلم کش فسادات کا سلسلہ کبھی رکا نہیں ۔ وہ تو معمول کی بات ہے ۔ مسلمان حکومتیں دوستانہ اور تجارتی تعلقات میں کوئی فرق آنے کے خطرے سے لب کشائی نہیں کرتیں ۔

پچھلے دنوں بڑا خوفناک واقعہ یہ ہوا کہ قرآن کو خلافِ قانون قرار دلوانے کے لیے عدالت عالیہ میں استغاثہ لے جایا گیا ۔ عدالت نے بھی کوئی باقاعدہ فیصلہ دینے کے بجائے معاملہ کو گول مول چھوڑ کر استغاثہ کو اپنے ریمارکس کے ساتھ محض روک دیا ۔ گویا شرارت کا دروازہ اب بھی بند نہیں ہے ۔ اس استغاثہ کے سلسلے میں کم سے کم بنگلہ دیش میں بڑا مظاہرہ ہوا ۔ البتہ پاکستان خاموش رہا ۔